حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بعض خصوصی مہمانوں کی ملاقات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک بڑا عظیم الشان، انقلابی کام جو خلافت احمدیہ کے اس مبارک دور میں ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس تشریف لے جا کر دنیا کے سرکردہ حکام کے سامنے اسلام کی امن اور صلح و آشتی کی حقیقی تعلیم پیش فرمائی اور بڑے مؤثر رنگ میں یہ ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کیلئے نجات دہندہ ہیں اور بتایا کہ آج دنیا کا امن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور آپؐ کے غلامِ صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حصار میں آنے سے ہی وابستہ ہے۔

کیپٹل ہل (امریکہ) میں حضور انور نے خطاب فرمایا، لاس اینجلیز امریکہ میں، یورپین پارلیمنٹ میں، برٹش پارلیمنٹ میں، نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں، جرمنی کے ملٹری ہیڈ کوارٹر میں، آسٹریلیا کے تین شہروں میں، پھر سنگاپور میں ایسی تقاریب ہوئیں۔ جاپان میں، کینیڈا میں یہ تقریبات ہوئیں۔ ان تقریبات میں حکومت کے وزراء، سینٹرز، ممبرانِ پارلیمنٹ، منسٹرز، ممالک کے ایمبیسیڈرز، فوجی حکام، سیکورٹی حکام، حکومتی اداروں کے سرکردہ حکام، شہروں کے میئرز، کونسلرز، تعلیمی اداروں کے پرنسپلز، ڈاکٹرز، وکلاء، انجینئرز، جرنلسٹس اور زندگی کے ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔

ان سب تقریبات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان عالمی لیڈروں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ تم صرف اور صرف اسلام کے امن کے پیغام کو اپناتے ہوئے اور دوسروں کے حقوق کامل عدل و انصاف سے ادا کرتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچا سکتے ہو۔

جماعت احمدیہ یوکے کو بھی گزشتہ ایک دہائی سے ''امن کانفرنس'' (Peace Conference) کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس ہر سال شرکت فرماتے ہیں اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں دنیا میں امن کے قیام اور دنیا کو تباہی سے بچانے کی راہ بتاتے ہیں۔

امسال 8 نومبر 2014ء بروز ہفتہ مسجد بیت الفتوح لندن کے طاہر ہال میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے گیارھویں نیشنل امن کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

اس نہایت اہم تقریب میں پانچ صد پچاس سے زائد غیر احمدی اور غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی۔ ان شامل ہونے والے مہمانوں میں:

☆ Siobhain McDonagh ممبر آف پارلیمنٹ اور احمدیہ مسلم APPG کی چیئرمین
☆ لارڈ طارق احمد منسٹر فار کمیونٹیز
☆ آنریبل جسٹن گرینِنگ (Hon Justine Greening) ممبر آف پارلیمنٹ و سیکرٹری آف سٹیٹ فار انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ
☆ آنریبل Ed Davey ممبر آف پارلیمنٹ و سیکرٹری آف سٹیٹ فار انرجی اینڈ کلائمیٹ چینج (Secretary of State for Energy and Climate Change)
☆ Magnus MacFarlane-Barrow ایک فلاحی ادارہ Mary's Meals کے سربراہ جن کو اس موقع پر Peace Prize بھی دیا گیا۔
☆ آنریبل Tom Brake ممبر آف پارلیمنٹ اینڈ ڈپٹی لیڈر آف دی ہاؤس آف کامن
☆ آنریبل Mike Freer ممبر آف پارلیمنٹ
☆ آنریبل Stephen Hammond ممبر آف پارلیمنٹ
☆ امجد بشیر صاحب ممبر آف یورپین پارلیمنٹ
☆ محمد اصغر صاحب ممبر آف ویلش اسمبلی
☆ Kevin McDonald آرچ بشپ
☆ مرٹن (Merton)، کرائیڈن (Coroydon)، رشمور (Rushmoor) اور فارنہام (Farnham) کے میئرز بھی تقریب میں شامل تھے۔

علاوہ ازیں Deputy Lord Lieutenants، کونسل لیڈرز، High Sherriff، مختلف سفارتی نمائندگان، آرمی اور پولیس کے افسران، مختلف مذاہب کے نمائندے، تعلیمی اداروں کے پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء، انجینئرز، جرنلسٹس، مختلف charities اور NGO's کے نمائندگان اور زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

اس تقریب میں برطانیہ کے علاوہ آئرلینڈ، اٹلی، گھانا، سیرالیون، Grenada، انڈیا، فن لینڈ اور نائیجیریا سے بھی نمائندے شامل ہوئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الفتوح تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ریسیپشن ہال (Reception Hall) تشریف لے گئے جہاں ممبرانِ پارلیمنٹ، سیکرٹری آف سٹیٹ، منسٹرز اور آرچ بشپ حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

ان سبھی مہمانوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ طاہر ہال میں تشریف لائے جہاں تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ یوکے نے کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم Jonathan Butterworth صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں جماعت کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

☆ بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Siobhain McDonagh نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ 'آل پارٹیز پارلیمنٹری گروپ فار احمدیہ' کی صدر ہیں۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں جماعتِ احمدیہ برطانیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس سال جماعتِ احمدیہ کے قیام کو بھی ایک سو پچیس سال پورے ہو رہے ہیں۔ ان سالوں میں اس جماعت نے دنیا میں امن کے قیام کے لیے جو کام کیے ہیں وہ قابلِ ستائش ہیں۔ اس کے بالکل برعکس پاکستان میں ایسے قانون متعارف کروائے گئے جن کے تحت احمدیوں کی پرسیکیوشن کو حکومتی تحفظ حاصل ہو گیا۔ اور اس آرڈیننس XX کو نافذ ہوئے بھی تیس سال گزر چکے ہیں۔

موصوفہ نے سری لنکا میں سیاسی پناہ حاصل کرنے والی پاکستانی فیملیز کو پاکستان واپس بھجوانے پر بھی اظہارِ افسوس کیا اور کہا کہ اگرچہ سری لنکا کی حکومت کے اس فیصلے کو عدالت میں چیلنج بھی کیا گیا ہے لیکن پھر بھی وہ احمدیوں کو بدستور پاکستان واپس بھجوا رہی ہے جہاں نہ ان کی جان محفوظ ہے اور نہ ان کا مال محفوظ ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ: میں جماعتِ احمدیہ کے اس خیال کی پرزور تائید کرتی ہوں کہ اسٹیٹ اور مذہب دو الگ الگ چیزیں ہونی چاہئیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس اصول کو سمجھ لیں تو دنیا سے مذہبی پرسیکیوشن بالکل ختم ہو جائے۔

میں جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے میرے علاقے یعنی مرٹن (Merton) کو اپنے ہیڈ کوارٹر کے طور پر چنا اور اس علاقے کے ساتھ ساتھ پورے برطانیہ کی ترقی اور خوشحالی کے لیے جو کام کر رہے ہیں وہ بہت قابلِ ستائش ہیں۔

☆ اس کے بعد لارڈ طارق احمد آف ویمبلڈن نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ طارق احمد صاحب مکرم منصور احمد بی ٹی صاحب (مرحوم) کے بیٹے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری علی محمد صاحبؓ (بی اے۔ بی ٹی) کے پوتے ہیں۔ موصوف اس وقت حکومت برطانیہ میں وزیر مملکت برائے کمیونٹیز بھی ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ کس طرح جماعتِ احمدیہ انگلستان میں اپنے قیام اور ابتدا ہی سے ملک اور قوم سے وفاداری اور اس کی تعمیر و ترقی میں صحتمند کردار ادا کر رہی ہے۔ اور تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ مختلف قومیتوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا برطانیہ کی تعمیر میں کردار کوئی نئی بات نہیں۔ یہ برطانیہ کی پہچان ہے!

موصوف نے برطانیہ کے وزیرِ اعظم آنریبل ڈیوڈ کیمرون اور سیکرٹری آف سٹیٹ برائے کمیونٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس کی طرف سے جماعت احمدیہ کو خیرسگالی کا پیغام پہنچایا اور بتایا کہ وہ بعض مصروفیات کی وجہ سے اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے۔

لارڈ احمد نے کہا کہ: کچھ سال قبل جماعتِ احمدیہ کے نوجوانوں نے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ برطانیہ کو وہ اپنا ملک سمجھتے ہیں اور انہیں اس پر فخر ہے۔ پوپی (Poppy) اپیل میں حصہ لینا شروع کیا۔ اس سے قبل بیرونِ ممالک سے آنے والے لوگ اس اپیل کے لیے کام نہیں کرتے تھے۔ اور آج مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ احمدی نوجوانوں نے جس نیکی کا آغاز کیا تھا ہمیں اس کا پھل ایسے مل رہا ہے کہ ملک کے طول و عرض سے مختلف مذاہب، مساجد، گوردواروں اور دیگر کمیونیٹیز سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی جنگ میں شہید ہو جانے والے یا زخمی ہونے والے برطانوی فوجیوں کے لواحقین کے لیے اکٹھے کیے جانے والے فنڈ کو جمع کرنے میں اپنا اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

☆ لارڈ احمد کے اس ایڈریس کے بعد ممبر پارلیمنٹ آنریبل Ed. Davey نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف اس وقت سیکرٹری آف سٹیٹ فار انرجی اینڈ کلائمیٹ چینج (Secretary of State for Energy & Change) ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ:

یہاں موجود ہونا میرے لیے بہت عزت کی بات ہے۔ آج کی اس تقریب اور کل صبح جنگِ عظیم اوّل کی یاد میں منعقد کی جانے والی تقریب میں شامل ہونے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے اپنے ماضی سے کیا سیکھا ہے اور اس سے سبق حاصل کرتے ہوئے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ سیاست کے ذریعے لوگوں میں اختلاف پیدا کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو love for all, hatred for none کے اصول پر عمل نہیں کرتے اور دنیا میں اپنی

سیاست کے ذریعہ تفرقہ ڈالنے میں لگے ہوئے ہیں۔ بیسویں صدی میں ہونے والی جنگوں کو دیکھ لیں یا آج یوکرین، شام، افغانستان، عراق اور دنیا کے بہت سارے ممالک میں ہونے والی جنگوں کو دیکھ لیں، آپ پر میرے اس بیان کی حقیقت واضح طور پر کھل جائے گی۔ آج جب کہ دنیا میں سیاسی تفرقہ ڈالا جارہا ہے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح کی سرپرستی میں ایک جھنڈے تلے جمع ہوجائیں تاکہ تفرقہ کی سیاست کرنے کی بجائے اتحاد کی سیاست کرسکیں۔ ہم سب اکٹھے ہوں، ہم سب مل بیٹھ کر گفتگو کریں، باہم مل کر کام کریں، اکٹھے عبادت کریں تاکہ ہم سب ایک ہوجائیں۔ ہم خلیفۃ المسیح کے خطاب کا بے چینی سے انتظار کررہے ہیں۔ اور 'انشاء اللہ' ہم سب ایک ہوجائیں گے۔

☆ **اس کے بعد ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Justine Greening نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ سیکرٹری آف اسٹیٹ فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ (Secretary of State for International Developement) ہیں۔ موصوفہ نے کہا کہ:**

مَیں صرف ایک بات کرنا چاہوں گی۔ جیسا کہ دوسرے مقررین نے بھی بیان کیا ہے آج کا دَور ایک مشکل دَور ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان مختلف مسائل سے دوچار ہوتا ہے لیکن اس کی نظر مسائل کے اُس حل پر نہیں پڑتی جو اس کے بالکل سامنے موجود ہوتا ہے۔

موصوفہ نے کہا: آج کی تقریب انتہائی سادہ لیکن بہت 'طاقتور' تقریب ہے۔ ہمیں یہ کام اپنی لوکل کمیونٹیز میں، لندن میں، ہر جگہ کرنا ہوگا کہ مختلف کمیونٹیز کے لوگ مل بیٹھیں، ایک دوسرے کو سمجھیں، باہمی تعاون کے لئے گفت وشنید کریں اور ایک اور سادہ سا کام یہ کریں کہ اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ یہی کام ہے جو فیملیاں اکٹھے بیٹھ کر کرتی ہیں۔ اور یہی کام ہم آج یہاں کرنے والے ہیں۔

مجھے آج یہاں دو امور پر شکریہ بھی ادا کرنا ہے۔ پہلے تو Humanity First کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ یہ تنظیم نہ صرف پوری دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت کررہی ہے بلکہ گزشتہ سال آنے والے سیلاب کے دوران جماعتِ احمدیہ کے نوجوانوں نے سرے (Surrey) اور ڈیون (Devon) کے علاقوں میں بہت زبردست خدمات سرانجام دی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرا محکمہ آئندہ ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر مل کے کام کرنے کے بارے میں لائحہ عمل بنارہا ہے۔

دوسری بات جس کا مَیں شکریہ ادا کرنا چاہوں گی یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے FGM (Female Genetal Mutilation) اور چائلڈ میرج (Child Marriage) کے خلاف آواز اٹھائی اور یہاں کی لوکل کمیونٹیز میں شاید سب سے پہلے جماعت نے ہی ان معاملات پر بیان جاری کیے۔ ایسے معاملات کے خلاف جرأت سے آواز اٹھانا جس سے سینکڑوں لوگ متأثر ہورہے ہوں کسی بھی جماعت کی پہچان بن جاتا ہے۔ آپ سب جو کچھ بھی کرتے ہیں اس پر آپ کا شکریہ، آپ کی لیڈرشپ کا شکریہ کہ ہم سب کو آج اکٹھا کیا، آپ کے اچھے کاموں پر آپ کا شکریہ۔

☆ **سیکرٹری آف سٹیٹ جسٹن گریننگ کے ایڈریس کے بعد Most Rev. Kevin McDonald (آرچ بشپ امریٹس آف ساؤتھ وارک، رومن کیتھولک چرچ آف انگلینڈ اینڈ ویلز) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔**

موصوف نے کہا: اس تقریب میں پوپ فرانسس کے پرنسپل ایڈوائزر برائے بین المذاہب تعلقات Cardinal John Louis Tauran کو بھی مدعو کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی مصروفیت کی وجہ سے یہاں نہیں آسکے۔ ان کی طرف سے بھجوائے گئے ایک پیغام کو آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

موصوف نے کہا: 'عزت مآب خلیفۃ المسیح! مجھے اسلام کے وِژن کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ انسان کو زمین پر خدا کے خلیفہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ مسیحیت کے نزدیک انسان کو خدا تعالیٰ کی صورت پر ہی پیدا کیا گیا ہے۔ پوپ فرانسس اس پس منظر میں انسان کے لیے custodians کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ گویا کہ خدا نے ہمیں اس دنیا میں موجود چیزوں کا نگران ٹھہرایا ہے۔ لیکن ٹھہریئے، ذرا سوچئے! ہم نے اس دنیا کے ساتھ کیا کردیا ہے اور مزید کیا کرتے چلے جارہے ہیں؟ ہمیں اس طرح کام کرنا چاہیے کہ زمین پر موجود تمام نعمتیں اور تمام قدرتی چیزیں اپنی اصل صورت میں قائم رہیں۔ یہ ذمہ داری نہ صرف حکومتوں اور سیاستدانوں کی ہے بلکہ یہ ذمہ داری مذہب کو ماننے والے اور لامذہب کی بھی بنتی ہے۔

موصوف نے کہا: امن ایک انتہائی ضروری چیز ہے جس کے بغیر انسان نہ تو سکون سے رہ سکتا ہے اور نہ ہی ترقی کرسکتا ہے۔ امن کے بارے میں ہر مذہب میں تعلیمات موجود ہیں، اگرچہ ان کا زاویۂ نگاہ اپنا اپنا ہوسکتا ہے۔ عیسائیوں کے لیے امن خدا تعالیٰ کا تحفہ ہونے کے ساتھ انسانی کوشش سے حاصل کرنے والی ایک چیز ہے۔ پوپ جان 23 نے دنیا کو ایک نیوکلیئر جنگ سے خبردار کرتے ہوئے دنیا میں قیامِ امن کے لئے چار ستون بیان کیے ہیں۔ سچائی، انصاف، محبت اور آزادی۔ یہ چار باتیں امن کے قیام کے لیے اتنی ضروری ہیں کہ انہی پر عیسائیوں کے مختلف فرقوں اور مسلمانوں کے درمیان امن قائم کرنے کے لئے بات ہوتی ہے۔ انصاف ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ لیکن کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو انصاف کے قیام میں اپنا خاص کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چاہے کوئی فردِ واحد ہو یا کوئی قوم اگر ان میں انصاف نہ ہو تو اس سے بے چینی اور مجرمانہ سوچ جنم لیتی ہے اور اس کے نتیجے میں اختلافات، لڑائیاں اور جنگیں بھی ہوسکتی ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ مذہبی رہنما مل کر شدّت پسندی کے خلاف بات کریں۔ خاص طور پر ایسی شدّت پسندی جو مذہب کے نام پر کی جارہی ہو۔ ہم سب مل کر امن اور انصاف کو قائم کرتے ہوئے اپنے خدا کی حمد کریں اور اس دنیا میں قیامِ امن کی کوشش کریں۔'

موصوف نے کہا: میں انگلینڈ اور ویلز کے کیتھولک چرچ کی طرف سے خلیفۃ المسیح اور جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امن کے لئے ان کی کاوشوں کو تہِ دل سے سراہتا ہوں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ دنیا میں امن اور انصاف کے قیام کے لئے مجھ پر اور جس تنظیم سے میرا تعلق ہے اس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

☆ آرچ بشپ کے اس ایڈریس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم امیر صاحب برطانیہ نے 'احمدیہ مسلم پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس' (Ahmadiyya Muslim Prize for the Advancement of Peace) کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے اس سال اس ایوارڈ کے مستحق قرار دئے جانے والے خوش نصیب کا اعلان کیا۔

اس ایوارڈ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 2009ء میں ہوا تھا۔ یہ ایوارڈ ہر سال کسی ایسے فردِ واحد یا تنظیم کو دیا جاتا ہے جو دنیا میں امن کے قیامِ یا خدمتِ انسانی کے لئے بے مثال اور بے لوث کام کرنے والے ہوں۔

چنانچہ امسال یہ ایوارڈ ایک فلاحی ادارے Marys Meal کو دیا گیا۔ ایوارڈ کے اعلان کے بعد اس ادارے کی انسانیت کی خدمات کے حوالہ سے ایک تعارفی ویڈیو دکھائی گئی۔ یہ ادارہ دنیا کے پسماندہ علاقوں میں بسنے والے لاکھوں بچوں کو دن میں ایک وقت کا کھانا اور مفت تعلیم فراہم کرتا ہے۔

بعد ازاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ادارے کے سربراہ مسٹر میگنس مکفارلین بارو (Mr. Magnus MacFarlane-Barrow) کو 'احمدیہ پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس'، عطا فرمایا۔ اس ایوارڈ میں ایک سرٹیفکیٹ، ایک کرسٹل سے تیار شدہ مینارہ اور دس ہزار پاؤنڈ کا چیک شامل تھا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد موصوف Mr. Magnus MacFarlane-Barrow نے اپنے مختصر ایڈریس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعتِ احمدیہ کی امن کے قیام کی کاوشوں کو سراہا اور پھر اپنی زندگی کے بعض تجربات کا ذکر کرکے اپنے ادارے کا تعارف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم دنیا میں بھوک کو ختم کرنے اور تعلیم کو عام کرنے کے لئے کام کررہے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا میں بھوک ہے امن قائم نہیں ہوسکتا۔